اسلام میں خواتین کا مقام

اور

از قلم

حافظ محمد اسحاق زاهد

مرکز دعوۃ الجالیات

4345078

پیش لفظ

کویت میں بسنے والے اردو دان حضرات کی دینی راہنمائی کیلئے مرکز دعوۃ الجالیات ایک عرصے سے سرگرم ہے، اس مرکز کے ذمہ داران، دعاۃ اور مخلص احباب اپنے تئیں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کویت میں قرآن وسنت کی سچی اور کھری دعوت روز افزوں ترقی کرے، اور اس سلسلے میں الحمد للہ متعدد ہفتہ وار دروس جاری ہیں جن میں مرکز کے دعاۃ قرآن وسنت کی روشنی میں لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح پر بھرپور توجہ دیتے ہیں، معروف علماء کرام کی کیسٹیں لوگوں کو فراہم کی جاتی ہیں، اور ہزاروں کی تعداد میں مختلف موضوعات پر لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے، اور الحمد للہ ان ہو کے بڑے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں، اللہ تعالی ان کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے، آمین

مرکز کی طرف سے اب تک جو لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے اس میں ایک چیز کی کمی بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی، اور وہ ہے پردے کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر کوئی مختصر سا رسالہ، اور کئی احباب نے اس کی طرف مرکز کے ذمہ داران کی توجہ مبذول کرائی، چنانچہ ان کی اسی رغبت کے پیش نظر اور اسلامی معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے پردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ رسالہ ترتیب دیا گیا ہے، ہم خاص طور پر اپنی مسلمان بہنوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور یہ رسالہ پڑھیں، تاکہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام نے ان کی عزت کے تحفظ کیلئے کون کونسے ضابطے اور اصول مقرر کئے ہیں اور پردے میں کون کونسی حکمتیں پنہاں ہیں کہ جن کے پیش نظر خاتون اسلام پر پردہ فرض کیا گیا ہے .

یاد رہے کہ یہ رسالہ بعض اہل خیر کے خرچہ پر مفت تقسیم کیلئے چھپوایا گیا ہے ہم جہاں ان کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی انہیں جزائے خیر دے اور انہیں دین ودنیا کی خیر وبھلائی نصیب فرمائے، وہاں ہم اپنے تمام بھائیوں اور اپنی تمام بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قرآن وسنت کی نشر واشاعت میں ہمارا ساتھ دیں، اللہ تعالی سب کا حامی ناصر ہو آمین

مرکز دعوة الجالیات

اسلام میں خواتین کا مقام

محترم خواتین!

ایک عرصہ سے مغربی ذرائع ابلاغ اور مغرب زدہ افراد اور تنظیموں کی طرف سے مسلسل یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ اسلام نے عورت کو کچھ نہیں دیا اور اسے اس کے بنیادی حقوق سے محروم کردیا ہے ، حالانکہ یہ محض ایک جھوٹ ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ، بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے ، کیونکہ عورت کو جو مقام اسلام نے دیا ہے وہ اسے کسی دوسرے مذہب سے نہیں ملا ، درج ذیل سطور میں ہم ان کے اس جھوٹے دعوے کا جائزہ لیں گے ، اور جاہلیت کے زمانے کی عورت اور خاتونِ اسلام کے درمیان ایک موازنہ پیش کریں گے تاکہ یہ بات اچھی طرح سے واضح ہوجائے کہ پہلے عورت کتنی حقیر سمجھی جاتی تھی اور اسلام نے اسے کتنا بڑا مقام عطا کیا!

(۱) لڑکی کا وجود عار تصور کیا جاتا اور اسے زندہ درگور کردیا جاتا تھا

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ أَيُمْسِكُهُ عَلٰى هُوْنٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ [النحل:۵۸۔۵۹]

ترجمہ: ''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے ، اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے ، جو بری خبر اسے دی گئی ہے اس کی وجہ سے لوگوں سے منہ چھپائے پھرتا ہے ، سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت ورسوائی کے باوجود اپنے پاس رکھے ، یا اسے زندہ درگور کردے ، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں''۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کی حالت کو بیان فرمایا ہے کہ ان میں سے کسی کو جب اس کے گھر میں بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تو اس کا چہرہ کالا سیاہ ہوجاتا اور مارے شرم کے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ، اور غم میں نڈھال ہوکر سوچتا رہتا کہ اب اس لڑکی کے وجود کو ذلت ورسوائی کے ساتھ برداشت کرلے یا اسے زندہ درگور کردے !

امام بغوی کہتے ہیں:

''عرب میں یہ رواج عام تھا کہ جب کسی کے گھر میں بیٹی پیدا ہوتی اور وہ اسے زندہ باقی رکھنا چاہتا تو اسے اونی جبہ پہنا کر اونٹوں اور بکریوں کو چرانے کیلئے دور دراز بھیج دیتا ، اور اگر اسے مارنا چاہتا تو وہ جب چھ سال کی ہوجاتی تو کسی جنگل میں ایک گڑھا کھودتا ، پھر گھر آکر اپنی بیوی سے کہتا کہ اسے خوب اچھا لباس پہنادو تاکہ وہ اسے اس کے ننھیال (یا اس کے دادادادی) سے ملالائے ، پھر جب اس گڑھے تک پہنچتا تو اسے کہتا: اس گڑھے کے اندر دیکھو ، چنانچہ وہ اسے دیکھنے کیلئے جھکتی تو یہ اسے پیچھے سے دھکا دے دیتا ، وہ اس میں گر جاتی اور یہ اس کے اوپر مٹی ڈال دیتا'' [معالم التنزیل: ج ۵ ص ۲۵

[

یہ تو تھا زمانۂ جاہلیت میں کسی عورت کا مقام کہ اس کا وجود ہی عار تصور کیا جاتا اور اسے زندہ درگور کردیا جاتا ، جبکہ اسلام نے گھر میں بیٹی کی پیدائش کو

باعثِ برکت قرار دیا،اوراسے زندہ درگور کرنا حرام کردیا،رسول اکرم ﷺ کاارشادگرامی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ ﴾

[بخاری۔الإ ستقراض باب ماینہی عن إضاعۃ المال:۲۴۰۸،مسلم:الأقضیۃ باب النہی عن کثرۃ المسائل:۱۷۱۵]

ترجمہ :''اللہ تعالی نےتم پر ماؤں کی نافرمانی کرنااور بیٹیوں کوزندہ گورکرنا حرام کردیا ہے''.

اورآپ ﷺ نے بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کی فضیلت بیان کرتے ہوئےفرمایا:

﴿مَنْ بُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ﴾[بخاری۔الأدب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ۔۵۹۹۵،مسلم۔البروالصلۃ باب فضل الإحسان إلی البنات۔۲۶۲۹]

ترجمہ:''جس شخص کوان بیٹیوں کی وجہ سے کسی طرح آزمائش میں ڈالا جاتا ہے، پھر وہ ان سے اچھائی کرتا ہے،تو یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ بن جائیں گی''.

اس حدیث میں''اچھائی'' سے مراد ہرقسم کی اچھائی ہے،یعنی اس کی پرورش اچھی طرح سے کرے،اس سے اچھا سلوک کرے اوراس کی تعلیم وتربیت کااہتمام اچھےانداز سے کرے،پھر جب وہ جوان ہوجائےتواس کی شادی کیلئے ایک اچھےاور پابندِ اسلام خاوند کاانتخاب کرے.

اورحضرت انسؓ سےروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ﴾[مسلم۔۲۶۳۱]

ترجمہ:''جوشخص دولڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائیں،تووہ اور میں قیامت کےدن ایسے ہونگے جیسے میری یہ انگلیاں ہیں''.

اورسنن ترمذی وغیرہ میں اس روایت کےالفاظ یوں ہیں:

﴿مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ ﴾وَأَشَارَ بِأُصْبَعَيْهِ.

[الترمذی۔البروالصلۃ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات. ۱۹۱۴ ، وهو في الصحيحة . ۲۹۷ ، وفي صحيح الترمذي للألباني ۔ج۲ص۱۷۹]

یعنی ''جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی،وہ اور میں جنت میں ایسے داخل ہونگے جیسے میری یہ دوانگلیاں ہیں''.

ماں کا درجہ

عورت اگر ماں ہوتواسلام نےاس کےساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی ہے،قرآن مجید میں اللہ تعالی نےاپنے حق کے بعدسب سے پہلے ماں باپ کاحق بیان کیا ہے،پھر دوسروں کےحقوق کا تذکرہ کیا ہے،اور باربار ان سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی ہے،اورانھیں جھڑکنےحتی کہ اف تک کہنے سےمنع فرمایاہے،اوررسول اللہ ﷺ سے جب ایک شخص نے سوال کیا کہ لوگوں میں سب سےزیادہ کون اچھےسلوک کامستحق ہے؟توآپ ﷺ نے فرمایا:تمھاری ماں،اس نےکہا: پھرکون؟ توآپ ﷺ نےفرمایا:تمھاری ماں،اس نےکہا: پھرکون؟ توآپ ﷺ نےفرمایا:تمھاری ماں،اس نےکہا : پھرکون؟ توآپ ﷺ نےفرمایا:تمھاراباپ''.

[بخاری۔الأدب باب من أحق الناس بحسن الصحبۃ:۵۹۷۱،مسلم:۲۵۴۸]

اس کے علاوہ اور کئی احادیث کتبِ حدیث میں موجود ہیں جن میں خصوصاً ماں کا حق نمایاں کر کے بیان کیا گیا ہے۔

بیوی کے حقوق

اور عورت اگر بیوی ہو تو اسلام نے اس کے حقوق کی بھی پاسداری کی ہے، اور اس کے چند حقوق درج ذیل ہیں:

(۱) نکاح کیلئے اجازت طلبی

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لاَ تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ﴾ یعنی ''کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے مشورہ نہ کر لیا جائے، اور کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے''۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کی اجازت سمجھی جائے گی۔

[بخاری۔ النکاح باب لا ینکح الأب وغیرہ...۵۱۳۶]

(۲) مہر کی ادائیگی

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء:۴]

ترجمہ: ''اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دو''۔

(۳) نان ونفقہ

رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر میدانِ عرفات میں صحابۂ کرام ؓ کے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ .....وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

[مسلم۔ الحج باب حجۃ النبی ﷺ:۱۲۱۸، ابن حبان:۱۴۵۷]

یعنی ''تم عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انھیں اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے، اور انھیں اللہ کے کلمہ کے ساتھ اپنے لئے حلال کیا ہے، اور تمھارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو، ......اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ تم انھیں معروف طریقے کے مطابق کھانا اور لباس مہیا کرو''۔

(۴) معروف طریقے کے مطابق بود وباش

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ [النساء:۱۹]

ترجمہ: اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود وباش رکھو، گو تم انھیں ناپسند کرو لیکن عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالی اس میں بہت سی بھلائی کر دے''۔

اوررسول اللہ ﷺ کاارشادگرامی ہے:

﴿خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ﴾

[ترمذی۔المناقب باب فضل أزواج النبی ﷺ۔۳۸۹۵،ابن ماجہ۔۱۹۷۷،ابن حبان۔۴۱۷۷ وهو فی صحیح الجامع . ۳۳۱۴ والصحیحة ۔۲۸۵]

یعنی ’’تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جواپنے اہل کیلئے بہتر ہو،اور میں تم سب کی نسبت اپنے اہل کیلئے زیادہ بہتر ہوں‘‘.

(۵) بیوی کا حق بھی خاوند کے حق کی طرح ہے

فرمان الٰہی ہے:﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾[البقرۃ:۲۲۸]

ترجمہ:’’اور معروف طریقے کے مطابق عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں،ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے‘‘.

(۶) بیویوں میں عدل وانصاف

فرمان الٰہی ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَلَّا تَعُوْلُوْا﴾[النساء:۳]

ترجمہ:’’لیکن اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ تم ان میں عدل وانصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی کافی ہے،یا تمھاری ملکیت کی لونڈی،یہ اس اعتبار سے زیادہ مناسب ہے کہ تم بے انصافی کے مرتکب نہیں ہوگے‘‘.

اوررسول اللہ ﷺ کاارشادگرامی ہے:

﴿مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلىٰ أَحَدِهِمَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ﴾

[ابوداؤد . النکاح باب فی القسم بین النساء .۲۱۳۳ ، الترمذی . النکاح باب ما جاء فی التسویة بین الضرائر . ۱۱۴۱ ، صححه الألبانی فی صحیح ابی داؤد ج ۲ ص ۴۰۰]

ترجمہ:’’جس شخص کی دو بیویاں ہوں،اور وہ ان میں سے ایک ہی کی طرف مائل ہوا (اور دوسری کو نظرانداز کردیا) تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ ایک پہلو پر جھکا ہوگا‘‘.

(۷) موت کے بعد بھی بیوی سے وفا

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر کبھی اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہؓ پر آتی تھی،حالانکہ میں نے انھیں نہیں دیکھا تھا،لیکن رسول اللہ ﷺ اکثر وبیشتر اس کا تذکرہ کرتے رہتے تھے،اور بعض اوقات بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے کچھ ٹکڑے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھی بھیجا کرتے،اس پر میں کبھی کبھی یہ بھی کہہ دیتی کہ شاید دنیا میں اور کوئی عورت ہے ہی نہیں سوائے خدیجہؓ کے! تو آپ ﷺ فرماتے:اس کے یہ یہ فضائل تھے،اور میری اولاد بھی اسی سے ہوئی.

[بخاری . مناقب الأنصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها ۳۸۱۸، مسلم . ۲۴۳۷].

محترم خواتین!

بیٹی، ماں اور بیوی کے حقوق کے متعلق قرآن وحدیث کی جونصوص ہم نے ذکر کی ہیں ایک طرف انھیں سامنے رکھیں، اور دوسری جانب زمانۂ جاہلیت کی عورت کی حالت بھی مدنظر رکھیں، اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ اسلام نے عورت کو معاشرے میں کتنا بڑا مقام دیا ہے ، اوراس کی کس طرح سے تکریم اورعزت افزائی کی ہے!

(۲) زمانۂ جاہلیت کی عورت وراثت سے محروم تھی

زمانۂ جاہلیت میں لوگ صرف مردوں کو وراثت کا حقدار سمجھتے تھے، اورعورتوں اور بچوں کو اس سے محروم رکھا جاتا تھا، اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾[النساء:۷]

ترجمہ:''والدین اورقریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہوتا ہے، اور والدین اورقریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہوتا ہے، چاہے مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں''.

تو اسلام نے عورت کو بھی وراثت کا حقدار قرار دیا، اوراسے اس سے محروم نہیں کیا، اورترکہ میں عورت کو کتنا حصہ دیا گیا ہے اس کی تفصیل سورۃ النساء کے دوسرے رکوع میں موجود ہے.

(۳) باپ کی بیوی کو اس کی موت کے بعد حلال سمجھا جاتا تھا

زمانۂ جاہلیت میں ایک بیٹا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کی بیوی (اپنی سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیتا تھا، جبکہ اسلام نے اسے حرام کردیا، اور اسے بدکاری، غضب کا موجب اور بدترین شیوہ قرار دیا، فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلاَ تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيلاً﴾[النساء:۲۲]

ترجمہ:''اوران عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمھارے باپوں نے نکاح کیا ہے، مگر جو گذر چکا ہے، یہ بے حیائی کا کام، اوربغض کا سبب اور بڑی بری راہ ہے''.

تو یہ بھی اسلام میں عورت کی تکریم کی ایک واضح دلیل ہے.

(۴) دو بہنوں سے بیک وقت نکاح

زمانۂ جاہلیت میں دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا درست تھا، جبکہ اسلام نے اسے حرام قرار دے دیا، فرمان الٰہی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ....وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ﴾[النساء:۲۳]

ترجمہ:''تم پرحرام کردی گئی ہیں تمھاری مائیں ...اور دو بہنوں کو (ایک شخص کے نکاح میں) جمع کرنا بھی حرام ہے، الا یہ کہ جو (عہدِ جاہلیت میں) گذر چکا''.

(۵) ایامِ حیض میں عورت کو الگ تھلگ کر دیا جاتا

زمانۂ جاہلیت میں عورت کے مخصوص ایام شروع ہوتے تو اسے بالکل الگ تھلگ کر دیا جاتا، اس کا خاوند نہ اس کے ساتھ کھاتا، اور نہ اسے اپنے بستر پر آنے دیتا، جبکہ اسلام نے عورت کے ساتھ اس ناروا سلوک کو ناجائز قرار دیا، رسول اکرم ﷺ اپنی ازواجِ مطہراتؓ کے مخصوص ایام میں ان کے ساتھ کھاتے پیتے، ان سے خدمت لیتے، اور ان کے ساتھ آرام فرماتے، صرف ایک چیز' جسے اسلام نے ان ایام میں حرام قرار دیا' وہ ہے بیوی سے صحبت، اس کے علاوہ باقی تمام معاملات کو جائز قرار دیا گیا.

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں' تہ بند سے اوپر مباشرت کرتے تھے. [مسلم۔۲۹۴].

اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں ایک برتن سے پانی پیتی، پھر وہی (بچا ہوا) پانی میں آپ ﷺ کو دیتی، تو آپ بھی برتن کی اسی جگہ پر منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا، اور حیض ہی کی حالت میں کھانے کے دوران میں اپنے دانتوں کے ساتھ ایک ہڈی سے کچھ گوشت توڑتی، پھر وہی ہڈی آپ ﷺ کو پیش کرتی تو آپ بھی اسی جگہ پر منہ رکھ کر گوشت توڑتے جہاں سے میں نے توڑا ہوتا. [مسلم۔۳۰۰]

اور حضرت انس ﷺ کہتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کوئی عورت مخصوص ایام میں ہوتی تو وہ اپنے گھروں میں نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ ہی اس سے مجامعت کرے، تو صحابۂ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، جس پر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذىً فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِيْ الْمَحِيْضِ وَلاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ...الخ﴾ (البقرۃ:۲۲۲)

یعنی ''اور وہ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں، تو آپ انہیں بتا دیجئے کہ وہ گندگی ہے، لہذا حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ''۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ﴾۔ یعنی ''تم سب کچھ کر سکتے ہو سوائے ہم بستری کے''. [مسلم۔۳۰۲].

خواتینِ اسلام ! مذکورہ بالا پانچ نکات کی روشنی میں آپ کو خوب اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے! اس لئے مغربی ذرائع ابلاغ کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر قطعاً اس احساس میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ اسلام نے عورت کو محروم کر دیا ہے، اور اس سے اس کے بنیادی حقوق سلب کر لئے ہیں، یہ محض ایک افتراء اور جھوٹ ہے جس کی حقیقت پچھلے صفحات میں کھل چکی ہے، اور خواتینِ اسلام کو یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہئیے کہ یہ جو اسلام نے انھیں پردہ کرنے، اپنی نظریں جھکانے، گھر سے بغیر ضروری حاجت کے نہ نکلنے اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا ہے یہ صرف اور صرف انہی کی عزت وحرمت کے تحفظ کیلئے ہے، اور اس میں انہی کی خیر و بھلائی مقصود ہے.

مزید برآں

گذشتہ صفحات میں اگرچہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جو مقام ومرتبہ اسلام نے عورت کو دیا ہے اور جس طرح اسلام نے اس کی عصمت کے تحفظ کیلئے قوانین اور ضابطے وضع کئے ہیں، ایسا کسی اور دین میں نہیں ہے، لیکن ہم اپنی ماؤں بہنوں کے مزید اطمینان کیلئے عرض کرتے ہیں کہ عبادات کے

اجروثواب کا اور جنت کی نعمتوں کا جہاں مردوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہاں عورتوں کو بھی یکساں طور پر اس میں شریک کیا گیا ہے،اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ﴾[آل عمران :۱۹۵]

ترجمہ:''پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' میں ضائع نہیں کرتا،تم سب آپس میں برابر ہو''. یعنی اجروثواب میں تمھارے درمیان مساوات ہے اور مردوعورت میں کوئی فرق نہیں.

اورفرمایا:﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾[النحل:۹۷]

ترجمہ:''جوکوئی' مرد یا عورت' نیک کام کرے گا، بشرطیکہ باایمان ہو، ہم اسے یقینی طور پر پاکیزہ اورعمدہ زندگی عطا کریں گے، اورانھیں ان کے اعمال سے زیادہ اچھا بدلہ دیں گے''.

اورسورۃ الأحزاب میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾

[الأحزاب:۳۵]

ترجمہ:''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کیلئے اللہ تعالی نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''.

اور **ذرا غور فرمائیں**! اسلام نے عورت کی فطری کمزوریوں اور اس کی بعض مجبوریوں کے پیشِ نظر اسے کئی احکامات میں رخصت بھی دی ہے ،مثلا:

۱۔حیض ونفاس کے ایام میں خاتونِ اسلام کو نماز اور روزے معاف ہیں.

۲۔حیض ونفاس کے مخصوص ایام میں جو نمازیں رہ جاتی ہیں ان کی قضا بھی نہیں ہے، صرف روزوں کی قضا لازم ہے.

۳۔حمل اور رضاعت کے ایام میں عورت کو روزے قضا کرنے کی رخصت دی گئی ہے.

۴۔حالتِ حیض میں طوافِ وداع' جو کہ واجباتِ حج میں سے ہے' معاف ہو جاتا ہے.

تو یہ رخصتیں بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلام نے عورت کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر ظلم کیا ہے، بلکہ اس کی فطری مجبوریوں کا خیال

رکھا گیا ہے، اور اسے اس کی طاقت سے زیادہ کسی امر کا مکلّف نہیں کیا گیا، سو خواتینِ اسلام کو بھی ان اسلامی تعلیمات کو بسر وچشم قبول کر لینا چاہیئے جو کہ خود انہی کی عصمت کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہیں، اللہ تعالی سب کو اس کی توفیق مرحمت فرمائے.

عورت کے تحفظ کیلئے اسلام کے چند مخصوص احکام

وہ مسلمان خواتین وحضرات جنھیں اس بات پر یقینِ کامل ہے کہ ان کی کامیابی وکامرانی دینِ الہی کو مضبوطی سے تھامنے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینے اور پاکیزگی، پاکدامنی اور حیاوغیرت کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ہے، انھیں ایک عرصے سے "نئے عالمی نظام" کے ان خطرناک پروگراموں کا سامنا ہے جو حق وباطل، معروف ومنکر، اچھے اور برے، اور مسلمان اور کافر کے درمیان فرق ختم کر دینے کے اصولوں پر بنائے گئے ہیں، انہی پروگراموں میں سے سب سے خطرناک پروگرام مسلمان خاتون کو حیا، عزت اور غیرت کے محفوظ مقامات سے نکال کر فتنوں کی سیڑھیوں پر لا کھڑا کرنا، اور اسلامی معاشرے میں بے حیائی، عریانی اور بے غیرتی کو عام کرنا ہے، اور حقوقِ نسواں، آزادیٔ خواتین اور مردوں سے ان کی مساوات کے گمراہ کن دعوؤں کے ساتھ مغرب زدہ لوگوں کے ذریعے ایسے افکار کو پھیلانا ہے جن کے خطرناک نتائج خود مغربی معاشرہ پہلے ہی بھگت چکا ہے اور اب تباہی وبربادی کے کنارے پر پہنچ چکا ہے!

یہ زہریلے افکار کہیں طاقت کے ذریعے، اور کہیں بھاری بھرکم مالی امداد کا لالچ دے کر، اور کہیں پرانے قرضے معاف کرنے اور نئے قرضے فراہم کرنے کی ترغیب دلا کر، الغرض یہ کہ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں نہ صرف پھیلایا جا رہا ہے بلکہ ان پر عمل کروایا جا رہا ہے! اور ان کا نقطۂ آغاز سرکاری وغیر سرکاری سکول ہیں جہاں نونہال بچوں اور بچیوں کی اس طرح سے تربیت کرنا مقصود ہے کہ وہ جب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھیں تو ان میں عفت، پاکدامنی، حیا اور غیرت نام کی کوئی چیز موجود نہ ہو، اس کے علاوہ ذرائع ابلاغ اور الیکٹرانک میڈیا کو تو ایسے لگتا ہے کہ بس اسی مشن کی ترویج کیلئے ہی مسخر کر دیا گیا ہے، جس سے بے حیائی کا ایسا طوفان امڈ آیا ہے کہ اللہ کی پناہ!! جرائد ومجلّات کے اولیں صفحات پر نیم عریاں تصویریں، اور ان کے اندر عشق ومحبت کی سراسر جھوٹی اور گمراہ کن داستانیں، ٹی وی کی سکرین پر ہونے والا ننگا ناچ، مختلف ثقافتی پروگراموں میں خواتین کے حسن کی نمائش اور انٹرنیٹ پر مردوزن کی برہنہ تصاویر.. وغیرہ، یہ ایسی چیزیں ہیں جو شرم وحیا اور غیرت کا مذاق اڑا رہی ہیں!! إنا لله وإنا إليه راجعون.

ہم اس مختصر سے رسالے کے ذریعے اپنی ان مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو بیدار کرنا چاہتے ہیں جو مغرب سے درآمد شدہ باطل اور گمراہ کن افکار اور فتنوں کے طوفان سے متاثر ہو چکی ہیں، اور انھیں یاد دلاتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی دینِ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے، اور ان کی کامیابی و کامرانی اسلام کے ان ضابطوں اور اصولوں کو عملی جامہ پہنانے میں ہے جو کہ خود انہی کے تحفظ کیلئے اللہ تعالی نے اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کئے ہیں، فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلاَ مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِيْنًا﴾[الأحزاب :٣٦]

ترجمہ: ''اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالی اور اس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا''.

اور اسی طرح ہم اس رسالے کے ذریعے اپنے ان مسلمان بھائیوں کو بھی جگانا چاہتے ہیں جنھوں نے مغرب زدہ ذرائع ابلاغ کے لائے ہوئے طوفانِ بدتمیزی سے متاثر ہو کر اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے کہ وہ جو چاہیں دیکھیں اور جو چاہیں سنیں اور جب چاہیں اور جیسے چاہیں اپنے گھروں سے باہر چلی جائیں، اور جس سے چاہیں ملاقاتیں کرتی رہیں، ہم انہیں یاد دلاتے ہیں کہ وہ اپنے گھر والوں کے ذمہ دار ہیں، اور قیامت کے روز ان سے ان کی اس ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ ، وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ ، وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا ، وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا ... فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ﴾

[بخاری ـ الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والمدن:٨٩٣، مسلم:١٨٢٩]

ترجمہ: ''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، لہذا وقت کا حکمران ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اور آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اس سے بھی اس کی ذمہ داری کے متعلق بازپرس کی جائے گی، اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں ذمہ دار ہے، اور اس سے بھی اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا...سو تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا''.

لہذا مسلمانو! اس ذمہ داری کا احساس کرو، اور اپنی بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں کو ان اسلامی تعلیمات کا پابند بناؤ جو کہ ان کے تحفظ کیلئے مشروع کی گئی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

(۱) گھروں میں استقرار

خواتینِ اسلام کیلئے اللہ تعالی نے جو خاص ضابطے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک اہم ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں ہی میں ٹھہری رہیں اور بغیر ضروری حاجت کے گھروں سے باہر نہ جائیں، فرمان الٰہی ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ ....﴾[الأحزاب :٣٣]

ترجمہ: ''اوراپنے گھروں میں ٹک کر رہو''.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورت کا دائرۂ عمل گھر کی چار دیواری کے اندر ہے، یہی وجہ ہے کہ اسے مسجد میں باجماعت نماز، جمعہ اور جہاد جیسی اہم عبادات سے مستثنیٰ کیا گیا ہے، اورا کیلے سفر کرنے سے اسے منع کر دیا گیا ہے، بلکہ حج بیت اللہ جیسے اہم فریضۂ الٰہی کی ادائیگی کیلئے بھی سفر کرنے کی صرف اس صورت میں اسے اجازت دی گئی ہے کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم موجود ہو، اس سے ثابت ہوا کہ بنیادی طور پر عورت کی جائے قرار اس کا گھر ہے، اور بغیر ضروری حاجت کے گھر سے نکلنا اس کیلئے درست نہیں ہے.

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ، فَإِذَاخَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا﴾

[ابن حبان۔ج ۱۲ص ۴۱۳: ۵۵۹۹ وصحح إسناده الأرناؤط، وأخرج الجزء الأول منه الترمذی :۱۱۷۳ وصحح إسناده الشیخ الألبانی فی المشکاۃ :۳۱۰۹]

یعنی'' خاتون ستر (چھپانے کی چیز) ہے، اس لئے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے، اور وہ اپنے رب کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے''.

اور گھر چونکہ عورت کا اصل مقر ہے اس لئے کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالی نے اجازت طلب کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ گھروں کی عزت وحرمت محفوظ رہے اور شکوک وشبہات پیدا نہ ہوں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی آنکھ پھوڑنے کی اجازت دی ہے جو بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں جھانک کر دیکھے، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں گھر اور چار دیواری کی حرمت کا تحفظ کتنی اہمیت کا حامل ہے!!

اور رسول اکرم ﷺ نے عورت کی اس نماز کو افضل قرار دیا ہے جو کہ وہ اپنے گھر کے اندر ادا کرے، چنانچہ حضرت ام حمیدؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھنے کی رغبت ظاہر کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن گھر میں نماز پڑھنا تمھارے لئے بہتر ہے... [احمد ج ۶ ص ۳۷۱، ابن حبان ج ۵ ص ۵۹۶: ۲۲۱۷ وإسناده قوی]

تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عورت کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر رہے اور بغیر کسی ضروری حاجت کے گھر سے باہر نہ نکلے.

(۲) مرد و زن کا اختلاط حرام

آج کل '' حقوقِ نسواں'' کے تحفظ کے دعویدار گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے ہوئے یہ دعوت دے رہے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنا چاہئیے اور کسی بھی میدان میں انھیں مردوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہئیے !! حالانکہ یہ دعوت عورتوں کو بربادی کی طرف دھکیلنے کے برابر ہے کیونکہ اس کے پیچھے دعویداروں کا مقصد عورتوں کی ترقی نہیں بلکہ ان کا اصل مقصد شرم وحیا کا خون کرنا ہے تاکہ جو شخص جب چاہے، جہاں چاہے اور جسے چاہے اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر کے اس کی عزت کو تار تار کر دے، جیسا کہ آج کل بصد افسوس ہو رہا ہے!

ہماری بہنوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو مردوں کیلئے سب سے خطرناک فتنہ قرار دیا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، بنابریں عورتوں کا مردوں سے اختلاط مرد و زن دونوں کیلئے باعثِ فتنہ ہے، اور اس سے دونوں کا دین وایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے تمام دروازوں کو

بند کر دیا ہے جو مرد و زن کے اختلاط کی طرف لے جاتے ہیں، مثلاً:

۱۔ عورت کو اللہ تعالی نے غیر محرم مرد کے ساتھ پست اور نرم آواز میں بات کرنے سے منع فرما دیا ہے تا کہ کوئی مریض دل والا اس کے متعلق شک وشبہ کا اظہار نہ کرے۔ (سورۃ الأحزاب ۔ آیت ۳۲)۔

لہذا جب نرم لب و لہجے میں بات تک کرنے کی اجازت نہیں ہے تو مرد و زن کے اختلاط کو کیسے درست قرار دیا جا سکتا ہے!!

۲۔ اللہ تعالی نے مومن مردوں کو اجنبی عورتوں سے اپنی نظروں کو جھکانے کا اور اسی طرح مومنہ عورتوں کو بھی اجنبی مردوں سے اپنی نظروں کو جھکانے کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ النور ۔ آیات ۳۰ ۔ ۳۱)۔

اور رسول اکرم ﷺ نے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور کانوں کا زنا سننا ہے، اور زبان کا زنا بات چیت کرنا ہے، اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں کا زنا چلنا ہے'' [متفق علیہ

[

لہذا جب غیر محرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا حرام ہے تو ان کی آپس میں میل ملاقات اور گھومنا پھرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے!

۳۔ جو خواتین رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتیں اور وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹنے لگتیں تو انھیں آپ ﷺ حکم دیا کرتے تھے کہ:

﴿اِسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحَقَّقْنَ الطَّرِيْقَ (وَسَطَهَا) ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ . فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا﴾ [ابوداؤد: ۵۲۷۲ وصححہ الشیخ الألبانی فی الصحیحۃ: ۸۵۶]

یعنی ''تم پیچھے ہٹ جاؤ، کیونکہ تمھارے لئے جائز نہیں کہ تم راستے کے عین درمیان میں چلو، تم پر لازم ہے کہ تم راستے کے کناروں پر چلو''۔ اس پر وہ خواتین دیوار کے ساتھ چمٹ کر چلتی تھیں حتی کہ ان کی چادریں (جن سے انھوں نے پردہ کیا ہوتا) دیواروں سے اٹک جاتی تھیں۔

تو آپ اندازہ فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز کی ادائیگی کے بعد گھروں کو واپس لوٹنے والی عورتوں کو مردوں کے راستے سے دور رہنے کی تلقین فرمائی تو عام طور پر مرد و عورت کا اختلاط کیسے درست ہو سکتا ہے!!

۴۔ حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو''۔ تو ایک انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اَلْحَمْو (یعنی خاوند کے بھائی ۔ دیور) کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور موت ہے''۔

[بخاری ۔ النکاح باب لا یخلون رجل بامرأۃ ۔ ۵۲۳۲، مسلم ۔ الأدب ۔ ۲۰۸۳]۔

اس حدیث میں ذرا غور کریں کہ جب دیور (خاوند کا بھائی) اپنی بھابھی کیلئے موت ہے تو عام مرد و عورت کا آپس میں اختلاط کتنا خطرناک ہو سکتا ہے!!

۵۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلاَّ وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ، وَلاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلاَّ مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ﴾

ترجمہ: ''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ جائے، ہاں اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو ٹھیک ہے، اور اسی طرح کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے''۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کیلئے روانہ ہوگئی ہے، اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کیلئے لکھ لیا گیا ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو'' [بخاری۔الحج باب حج النساء۔۲۸۶۲، مسلم۔الحج۔۱۳۴۱].

مذکورہ بالا دلائل اس بات کے ثبوت کیلئے کافی ہیں کہ مرد وزن کا اختلاط قطعا جائز نہیں ہے، لہذا مسلمان خواتین کو مغرب زدہ لوگوں کے فریب میں نہیں آنا چاہئیے اور قرآن وحدیث کے ان واضح دلائل کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینا چاہئیے.

(۳) بے پردگی حرام ہے

بناؤ سنگھار کر کے اور بے پردہ ہو کر گھروں سے نکلنا خواتین پر حرام ہے، اللہ تعالی نے خواتین کو اپنے گھروں کے اندر ٹھہرے رہنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا ہے:

﴿وَلاَ تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلىٰ ....﴾[الأحزاب :۳۳]

ترجمہ: ''اور قدیم زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کا اظہار مت کرو''.

یعنی اگر تمھیں کسی ضرورت کے پیشِ نظر گھروں سے باہر نکلنا پڑے تو اس طرح مت نکلو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کی عورتیں بناؤ سنگھار کو ظاہر کرتے ہوئے نکلتی تھیں، بلکہ خوشبو لگائے بغیر اور مکمل باپردہ ہو کر گھروں سے باہر جایا کرو، اس آیت میں تبرج سے منع کیا گیا ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ:

۱۔عورت بے پردہ ہو کر غیر محرم مردوں کے سامنے نہ آئے،

۲۔اور نیم عریاں لباس پہنے ہوئے اپنی زینت یا اعضاءِ زینت میں سے کسی عضو کو ان کے سامنے ظاہر نہ کرے،

۳۔اور مٹک مٹک کر نہ چلے جس سے مردوں کی جنسی خواہش بھڑک اٹھے،

۴۔اور وہ غیر محرم مردوں سے نرم اور پست آواز میں گفتگو نہ کرے جس سے ان کے دلوں میں برے خیالات پیدا ہوں،

۵۔اور وہ غیر محرم مردوں سے مصافحہ نہ کرے اور ان کے ساتھ اختلاط سے پرہیز کرے.

یہ تمام صورتیں اس تبرج میں شامل ہیں جس سے اللہ تعالی نے ایمان والی خواتین کو منع کر دیا ہے، اور اسے جاہلیت کے اعمال میں سے ایک عمل قرار دیا ہے.

اور اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِيْ لا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِيْنَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ....﴾[النور :٦٠]

ترجمہ: ''اور وہ بوڑھی عورتیں جنھیں نکاح کی خواہش نہ رہی ہو، ان کیلئے گناہ کی بات نہیں کہ وہ اپنی اوڑھنی یا برقعہ وغیرہ اتار دیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھریں، اور اس سے بھی پرہیز کریں تو ان کیلئے بہتر ہے''.

اس آیت میں اللہ تعالی نے عمر رسیدہ خواتین کو غیر محرم مردوں کے سامنے اوڑھنی یا برقعہ وغیرہ اتارنے کی اجازت دی ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ

کہ ان کا بناؤ سنگھار ظاہر نہ ہو، اس سے ثابت ہوا کہ اگر ان کا بناؤ سنگھار ظاہر ہوتا ہو تو انہیں بھی چادر یا برقعہ وغیرہ اتارنے کی اجازت نہیں ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے اس کے فورا بعد یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ اس سے بھی پرہیز کریں یعنی برقعہ وغیرہ نہ اتاریں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے، لہذا جب عمر رسیدہ خواتین کو بناؤ سنگھار کے اظہار کی اجازت نہیں، اور ان کیلئے برقعہ پہننا بہتر ہے تو جوان عورتوں کو اس کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے کہ وہ خوشبو سے معطر ہو کر اور مکمل میک اپ کئے ہوئے بغیر پردہ کے پھرتی رہیں!!

اور رسول اکرم ﷺ نے بناؤ سنگھار کو ظاہر کرنے والی خواتین کو درج ذیل الفاظ میں سخت وعید سنائی ہے:

''دو قسم کے جہنمیوں کو میں نے نہیں دیکھا ہے، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کی مانند کوڑے ہونگے جن سے وہ لوگوں کو ہانکیں گے، اور دوسری وہ خواتین ہیں جو ایسا لباس پہنیں گی کہ گویا برہنہ ہونگی، لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف لبھانے والی اور تکبر سے مٹک کر چلنے والی ہونگی، ان کے سر اونٹوں کی کہانوں کی مانند ایک طرف جھکے ہونگے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو تو بہت دور سے محسوس کی جائے گی''. [مسلم۔الجنۃ باب النار یدخلہا الجبارون: ۲۱۲۸].

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿أَيُّمَا امْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ﴾

[ابو داؤد . الترجل باب في طيب المرأة . ٤١٦٧ ، الترمذی . الإستئذان باب ما جاء فی کراهية خروج المرأة متعطرة . ٢٩٣٧ ، النسائي . الزينة باب ما يكره للنساء من الطيب . ٥١٢٦].

ترجمہ: ''جو عورت خوشبو لگا کر کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو محسوس کرسکیں تو وہ بدکار عورت ہے''.

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بناؤ سنگھار کو ظاہر کرتے ہوئے بے پردہ ہو کر گھروں سے باہر نکلنا کبیرہ گناہ ہے.

(۴) پردہ کرنا فرض ہے

خواتینِ اسلام پر اپنے پورے جسم کا پردہ کرنا فرض ہے، ہم درجِ ذیل سطور میں قرآن وحدیث سے پردے کی فرضیت کے دلائل ذکر کریں گے تاکہ اس موضوع پر کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے، یاد رہے کہ مغرب زدہ لوگ پردے کو رجعت پسندی قرار دیتے ہیں، اور ان کا دعوی یہ ہے کہ پردہ اسلام کے اوائل میں تو درست تھا، اب یہ قابلِ عمل نہیں رہا!! حالانکہ تمام ائمۂ دین، علماءِ کرام اور مجتہدینِ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد قرآن وسنت کے احکامات تا قیامت باقی ہیں، اور جس طرح آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لوگوں کیلئے ہے اسی طرح آپ ﷺ کی شریعت بھی قیامت تک کے لوگوں کیلئے ہے، اور اس میں کوئی رد وبدل نہیں ہوسکتا، پھر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پردے کی فرضیت کا حکم نازل ہونے کے بعد تمام خواتینِ اسلام نے اس حکم کی پابندی کی، چنانچہ وہ بلا ضرورت گھروں سے باہر نہیں نکلتی تھیں، اور جب کسی ضرورت کے پیشِ نظر گھر سے باہر جاتیں تو مکمل باپردہ ہو کر جاتیں، پھر مسلمان خواتین کا یہ عمل صحابۂ کرام ؓ کے دور میں، اور پھر تابعین ؒ کے عہد میں بھی جاری رہا، اور یہی وہ زمانے ہیں جن کے بہترین زمانہ ہونے کی شہادت خود رسول اللہ ﷺ نے دی ہے، پھر اس کے بعد بھی یہ مبارک عمل کبھی منقطع نہیں ہوا حتی کہ چودھویں صدی ہجری میں جب خلافتِ اسلامیہ کا خاتمہ ہوا، اور امتِ مسلمہ بصد افسوس چھوٹے چھوٹے ملکوں میں منقسم ہوگئی، اور مغربی افکار کی نشر واشاعت کا

آغاز ہوا تو اکثر مسلمان خواتین نے پردے کو خیر باد کہہ دیا، اور آہستہ آہستہ بیشتر اسلامی ممالک میں بے حیائی اور عریانی نے حیا اور غیرت کی جگہ لے لی... سو پردہ دورِ حاضر کے علماء کی اختراع نہیں بلکہ یہ اسلام کی بہترین صدیوں میں بھی تھا اور اس کے بعد بھی کئی صدیوں تک جاری رہا، اس لئے اسے رجعت پسندی یا دقیانوسیت قرار دینا ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے جس کا ازالہ کرنا از حد ضروری ہے.

خواتینِ اسلام! اب آپ فرضیتِ پردہ کے متعلق واضح دلائل ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ پردہ قرآن وحدیث سے ایک ثابت شدہ حکم ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے خواتینِ اسلام کو اس کا پابند کیا ہے، اور یہی پاکباز خواتین کا شیوہ اور طرزِ عمل رہا ہے:

(۱) فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ﴾[الأحزاب:۵۳]

ترجمہ: ''اور جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، یہ تمھارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی ہے''.

یہ آیت ''آیة الحجاب''۔ پردے کی آیت۔ کے نام سے معروف ہے، کیونکہ پردے کی فرضیت کے متعلق یہ پہلی آیت تھی، اور یہ ماہِ ذوالقعدہ پانچ ہجری میں نازل ہوئی، اور اس کے شانِ نزول کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، تو کاش آپ امہات المؤمنین کو پردہ کرنے کا حکم دیں! اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی. [بخاری:۴۷۹۰]

یہ آیت اگرچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے بارے میں نازل ہوئی، لیکن اس میں پردے کا حکم تمام خواتینِ اسلام کیلئے تھا اور اب تک ہے، اور اسی طرح رہے گا، کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اکرم ﷺ نے جہاں اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو پردہ کرنے کا حکم دیا وہاں تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی خواتین کو اس پر عملدرآمد کرنے کا حکم دیا، اور پھر پردہ کرنے کی جو حکمت اس آیت میں ذکر کی گئی ہے کہ یہ تمھارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی ہے، یہی حکمت اس بات کی دلیل ہے کہ آیت میں پردہ کرنے کا حکم عام ہے، اور اس میں تمام خواتینِ اسلام شامل ہیں، کیونکہ جب پردہ کرنے سے امہات المؤمنین جیسی پاکباز خواتین کے دل پاکیزہ رہیں گے تو باقی خواتین کیلئے تو اس پر عمل کرنا اور بھی ضروری ہوگا تاکہ ان کے دلوں میں بھی پاکیزگی آئے!!

(۲) فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنىٰ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلاَ يُؤْذَيْنَ ﴾ [الأحزاب:۵۹]

ترجمہ: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے، اور اپنی بیٹیوں سے، اور تمام مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر انھیں ستایا نہیں جائے گا''.

اس آیت میں اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور آپ کی صاحبزادیوں سمیت تمام خواتینِ اسلام کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک بڑی چادر کے ذریعے سر سے لیکر پاؤں تک مکمل پردہ کیا کریں، اور اس کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ اس سے ان کی پہچان ہو جائے گی کہ یہ شریف گھرانوں کی باعزت

اور باحیا خواتین ہیں، اس لئے کوئی شخص انھیں ستانے کی جرأت نہیں کر سکے گا، اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ پردہ کرنا شرافت اور حیا کی علامت ہے، اور اس کے برعکس بے پردگی بے حیائی کی علامت ہے!!

اور اس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ چہرہ سمیت پورے جسم کا پردہ کرنا فرض ہے، کیونکہ عربی زبان میں (جلباب) اس کھلی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا جسم ڈھک جائے، اور بالکل یہی معنی امہات المؤمنین اور صحابیات نے بھی اس آیت سے اخذ کیا تھا، چنانچہ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں:

''جب یہ آیت نازل ہوئی تو انصار کی خواتین گھونگٹ بنائے ہوئے گھروں سے اس طرح نکلتی تھیں کہ گویا ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوں، اور انھوں نے سیاہ رنگ کی چادریں اوڑھ رکھی ہوتی تھیں'' [مصنف عبدالرزاق]

اور حضرت عائشہؓ کہا کرتی تھیں:

''اللہ تعالی انصاری خواتین پر رحم فرمائے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انھوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر ان سے اپنے چہرے ڈھانپ لئے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے یوں باوقار انداز میں نماز پڑھتیں کہ جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوں'' [ابن مردویہ].

نیز اس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ پردہ کرنے کا حکم تمام خواتینِ اسلام کیلئے ہے نہ کہ صرف امہات المؤمنین کیلئے، کیونکہ اس میں اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ جہاں اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو پردہ کرنے کا حکم دیں وہاں دیگر مومنوں کی تمام خواتین کو بھی اس کا حکم دیں.

(۳) فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلاَ يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ﴾

[النور:۳۱]

ترجمہ: ''ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی عزت کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں، اور اپنا بناؤ سنگھار کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ کے، یا اپنے خسر کے، یا اپنے لڑکوں کے، یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا اپنے غلاموں کے، یا ایسے نوکروں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہ ہوں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے''.

مذکورہ آیت میں کئی باتیں انتہائی قابلِ توجہ ہیں:

۱۔ اللہ تعالی نے ایمان والی خواتین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کریں، اور یہ بغیر پردے کے ممکن نہیں، کیونکہ جب پردہ نہیں ہوگا تو مرد بے پردہ عورت کی طرف متوجہ ہوگا، نظریں ملیں گی، اور پھر انجام عورت کی بے عزتی ہوگا، سو پردہ کرنے سے عزت کا تحفظ ہوتا ہے اور بے پردگی سے ایسا

نہیں ہوسکتا۔

۲۔اللہ تعالی نے عورتوں کو اپنی زینت (بناؤ سنگھار) کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا ہے،سوائے اس زینت کے جو مجبوراً یا خود بخود ظاہر ہوجائے،اس سے ثابت ہوا کہ پردہ کرنا عورت پر فرض ہے،کیونکہ بغیر پردہ کے زینت کو چھپانا ممکن نہیں،اور اس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ زیب وزینت کا سب سے بڑا مظہر چہرہ ہے،لہذا اسے چھپانا لازم ہے۔

۳۔اس آیت میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ خواتین اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالے رکھیں،یعنی اپنا سر،چہرہ،گردن اور سینہ اچھی طرح سے چھپا کر رکھیں،اور حضرت عائشہ ؓ کہا کرتی تھیں:

''اللہ تعالی اولیں مہاجر عورتوں پر رحم فرمائے،جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تو انھوں نے اپنی چادریں پھاڑ کر اپنے چہروں کو چھپالیا''

[بخاری۔تفسیر القرآن باب قولہ(ولیضربن بخمرھن..) :۴۷۵۸]۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت صفیہ ؓ سے روایت کیا ہے،وہ کہتی ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ ؓ کے سامنے قریشی خواتین کی فضیلت کا ذکر کیا،تو وہ کہنے لگیں: ہاں،ٹھیک ہے قریشی خواتین فضیلت والی ہیں،لیکن میں نے انصاری خواتین سے زیادہ افضل خواتین نہیں دیکھیں،وہ اللہ تعالی کی کتاب کی سب سے زیادہ تصدیق کرنے والی،اور اس پر سب سے زیادہ مضبوط ایمان والی ہیں،چنانچہ جب سورۃ النور میں یہ حکم نازل ہوا کہ (وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ) یعنی وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں،تو ان کے مردوں نے انہیں یہ حکم پڑھ کر سنایا،اس پر وہ صبح کے وقت جب نماز پڑھنے کیلئے گئیں تو اپنی چادروں کے ساتھ یوں گھونگٹ بنا کر گئیں کہ جیسے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہوں''۔[فتح الباری]

اس سے معلوم ہوا کہ ان خواتینِ اسلام نے اللہ تعالی کے اس حکم کو فوراً عملی جامہ پہنایا،اور اس کی تعمیل میں کسی حیل وحجت سے کام نہ لیا.اور دراصل یہی جذبۂ اطاعت وفرمانبرداری آج بھی امتِ مسلمہ کی خواتین سے مطلوب ہے،کاش کوئی ہو جو ایسا کر کے دکھائے!!

۴۔نیز اللہ تعالی نے خواتین کو زور زور سے پاؤں مار کر چلنے سے بھی منع فرمایا ہے تاکہ ان کی پوشیدہ زینت ظاہر نہ ہو،اس سے معلوم ہوا کہ اپنے خوبصورت لباس کو ظاہر کرنا،اور زیورات پہن کر اور اسی طرح میک اپ وغیرہ کر کے اپنے حسن کی نمائش کرنا اور غیر محرم مردوں کو دعوتِ نظارہ دینا..یہ سب عورتوں پر حرام ہے۔

(۴)فرضیتِ پردہ کی چوتھی دلیل حضرت عائشہ ؓ کی روایت ہے،وہ کہتی ہیں:

''ہم رسول اللہ کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں،جب مرد ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر خاتون اپنی کھلی چادر کو اپنے سر سے چہرے پر لٹکا لیا کرتی تھی،اور جب وہ گذر جاتے تو ہم اپنا چہرہ ننگا کرلیتیں''۔

[احمد،ابوداؤد،ابن ماجہ،الدارقطنی اور البیہقی]۔

اس حدیث میں پردے کی فرضیت کا واضح ثبوت موجود ہے،کیونکہ پردہ فرض تھا تو تبھی تو وہ پاکباز خواتین حالتِ احرام میں بھی غیر محرم مردوں کے سامنے آنے پر اپنے چہروں کو چھپالیا کرتی تھیں،اور اس سے اس بات کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب احرام کی حالت میں وہ اس قدر پردے کی پابندی کرتی تھیں تو اس کے علاوہ باقی ایام میں وہ کس قدر اس کی پابندی کرتی ہونگی!

نیز اس میں اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ چہرے کا پردہ کرنا لازمی امر ہے، کیونکہ جب احرام کی حالت میں غیر محرم مردوں کے سامنے چہرہ ننگا رکھنے کی اجازت نہیں تو کسی اور حالت میں چہرے کو ننگا رکھنا کیسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے!

اور کوئی شخص یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ ایسا تو محض امہات المؤمنینؓ ہی کرتی تھیں جنھیں پردہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، کیونکہ باقی صحابیاتؓ بھی اسی طرح ہی کیا کرتی تھیں، جیسا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں:

''ہم (غیر محرم) مردوں سے اپنے چہروں کو چھپا لیا کرتی تھیں''

[ابن خزیمه ، الحاکم : صحیح علی شرط الشیخین].

(۵) واقعۂ افک میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا:

''اور صفوان پردے کا حکم نازل ہونے سے قبل مجھے دیکھا کرتا تھا، اس نے جب مجھے پہچانا تو إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے لگا، اس پر میں بیدار ہوگئی، اور میں نے فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ چھپا لیا'' [بخاری ومسلم].

(۶) اور حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ:

''مومنہ عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا کرتی تھیں، پھر نماز ختم ہونے کے بعد اپنے گھروں کو واپس پلٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انھیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا'' [بخاری ومسلم].

یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ پردہ کرنا تمام خواتینِ اسلام پر فرض ہے، اور یہی اوائلِ اسلام سے پاکباز خواتین کا شیوہ رہا ہے.

(۷) حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام خواتین کو عیدگاہ میں آنے کا حکم دیا، تو بعض عورتوں نے کہا: ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کی بہن چادر پہنائے. [بخاری ومسلم].

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عہدِ نبوت کی تمام خواتین اپنے چہروں سمیت پورے جسم کا پردہ کرتی تھیں، اور یہ بھی کہ کسی خاتون کیلئے جائز نہیں کہ وہ بغیر پردہ کے گھر سے باہر نکلے، کیونکہ اگر بغیر پردہ کے گھر سے نکلنا جائز ہوتا تو آپ ﷺ کم از کم ان خواتین کو ضرور اجازت دے دیتے جن کے پاس پردہ کرنے کیلئے چادریں نہیں ہوتی تھیں، تو آپ ﷺ کا یہ حکم کہ جس خاتون کے پاس چادر نہ ہو اسے اس کی بہن چادر پہنائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر پردہ کے گھر سے نکلنا عورت پر حرام ہے.

(۸) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے کپڑے تکبر کے ساتھ گھسیٹتا ہے، اللہ تعالی روزِ قیامت اس کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرے گا''۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ نے کہا: تو عورتیں اپنی چادروں کے کناروں کا کیا کریں (یعنی وہ انہیں کہاں تک لٹکا سکتی ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بالشت تک لٹکا لیا کریں، تو ام سلمہؓ نے کہا: تب تو پیر ننگے ہو جائیں گے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک ہاتھ تک انھیں لٹکا لیا کریں، اس سے زیادہ نہیں''

[احمد ، وأصحاب السنن ، قال الترمذی : حسن صحیح].

اس حدیث میں ذرا غور فرمائیں کہ اس وقت کی پاکباز خواتین کس قدر پورے جسم کے پردے کا خیال کرتی تھیں کہ انھیں اپنے پاؤں تک کو ننگا کرنا گوارا نہ

تھا، جبکہ اس دور کی خواتین پاؤں تو کیا، پنڈلیوں بلکہ گھٹنوں تک اپنی ٹانگیں ننگی کر کے پھرتی رہتی ہیں اور انھیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا ارتکاب کر رہی ہیں!!

اللہ تعالی تمام مسلمان عورتوں کو ہدایت دے، اور ان اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے. آمین ثم آمین

خواتین وحضرات! اگر آپ نے فرضیتِ پردہ کے دلائل کو بغور پڑھ لیا ہے تو اب آپ ذرا اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا اس کے بعد بھی کسی خاتون کیلیئے جائز ہے کہ وہ پردہ کیئے بغیر گھر سے باہر نکلے، اپنا لباس، اپنے زیورات اور اپنی زیب وزینت کو غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرے، اور انھیں دعوتِ نظارہ دیتی رہے؟ کیا یہ دلائل جاننے کے بعد بھی کسی سرپرست یا والدین کیلیئے یہ درست ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بیوی، یا بیٹی، یا بہن کو پردہ کے بغیر گھر سے باہر جانے کی اجازت دے؟ کیا قرآن وحدیث کی ان واضح تعلیمات کو جاننے کے بعد یہ ضروری نہیں ہو جاتا کہ خواتینِ اسلام سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے فوراً ان پر عملدرآمد کریں اور پردے کی پابندی شروع کر دیں؟ اور کیا والدین کیلیئے ضروری نہیں ہو جاتا کہ وہ بچپن ہی سے اپنی بیٹیوں کو پردے کا پابند بنائیں تاکہ وہ بڑی ہو کر بھی اس کی پابندی کرتی رہیں، اور پھر جب ان کی شادی ہو جائے تو وہ اپنی بیٹیوں کو بھی اس کا پابند بنائیں؟

ہم اپنے غیور بھائیوں اور لائقِ احترام ماؤں اور بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی سے ڈریں اور سب مل کر مغرب کے گمراہ کن افکار کا مقابلہ کریں، اور اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو عفت وپاکدامنی کا تاج پہنا کر انھیں بے پردگی، اختلاط اور عریانی سے محفوظ رکھیں، اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دے.

آمین ثم آمین.